لیجانب

عادت کے بعض حضرت جنہوں نے اپنی کیف میں تحریف حاکم ہو کہتے ہوئے تعریف لائے تو انجانب کی سنجی کم ہو گئی - ذیل میں ملاحظہ ہو

وصل کی شب اُنکا انکار ہے بیفائدہ
رک نہیں سکتی طبیعت جوش میں آئی ہوئی

انجانب کے گھر رہنے کی کچھ نہ ہو چھئے کہا - بیچ نازکی پیدا کر آیا جو صفت رنگی دینے والے محبوب کا وصل کرو بے سود نہیں - بیوقوف دل کی خیالات لگی ہوئی کے اور جو بہار کے قبیلہ میں کی بہار حسینوں کا سنگھار بسنت کا نکھار مثل سال کی دعائیں دعوں پُر اسے جرنے کی جو مچھیں - ساون ہرے بھادوں سوکھے - سارے مضامین رہے پولیٹکس کی نگاہوں میں جو ان والے کی بانی یا پیلا جنوں کی کہانی ہیں - کیونکہ مغربی تعلیم نے بنگال کی تقسیم نے اخباروں کی آزادی نے ملک کی بربادی نے سودیشی سودیشی کی جھلڑی کے لشکاروں کی شاہ پرستی نے فسانہ عجائب اور بوستان خیال کے تصنیف سے خیالات کا ہنگامہ سب کچھ ترجمے کے حوالے کر دیا ہے سنئے زمانہ کی نئی دلہن آزادی کے پھولوں کا سہرا باندھے لبرل دکنسر ویٹو کی سہیلیوں کے گیت سنانے والے ہاؤس آف کامنز اور ہاؤس آف لارڈس کے اسٹیج پر چلتی چلاتی جھیل جلال سو ندر یا لیلیٰ کا تماشہ دیکھ رہی ہے - ادھر کانگریس کے والیان حکمت ہیٹ خالی ریڈیکلیشن کا معرکہ مالی و ریلو کی تقسیری لبرٹی کا ڈھول بھگم بھگا کیا تقاضا بجاتے اپنے ہر بات کے دلوا بھائی نو روزجی کی برات نکالے کو چڑھانے والے ہیں - نا یہ دلت بھی پینے ماتم کی پیچ سے نکلے ہیں کی اوج کی لیتے ہیں ۔

یا رب سبھے بنی ہوں ہمیشہ بنی ہے

اور آمد

امیر کابل کی آمد آمد پر خوشامد کرنے والے اخبار آگرے سے کے دربار کی دعوت جو کابل کا پر تکلیف دیا جا رہا بانسن انفضل رہے ہیں - کا اوزار بیں ہیں جو ہندوستانی نے جنگ کے سبب جو تکے میں جیب اتار کر گئے ہیں اگر ہم جنہیں اول پشیمانی کس نے کیا کہنے آگے اتار دیا جنگ کا خبر نہیں کیا لا سکے اور کیا جانتے - کہ گئے شیطانوں کی تیغ کلی کوچوں میں مارے سواسی ملاں

کچھ شی کا کر جانے نوالا - بیگاری جنیوں کا دوالا - گورنمنٹ کا بول بالا - روس جھڑوں کا منہ کالا - ہندوستان کی جان کی جانے کو دو چار گنڈے بھیجی - پیالا لال سات سمندر پار کھلانے بیٹھے ہیں ادھار - سمجھ لکھنے کو ایک کریں تو بک بک کر جائیں ۔

انا جانا تو جناب آپکا سر آنکھوں پر
بیٹھ جائیں گے اگر آپ کی دعوت ہوگی

اور آمد

دسمبر میں لیڈی منٹو صاحبہ دہلی کا زنانہ ہسپتال کھولینگی پہلے سے کسی کو کیا معلوم کیا بولینگی - وکٹوریہ مرحومہ کی یادگار ہے جسمیں جو عورت بیمار ہے - ایک پارسی لیڈی کی خبر دی ہے - چار سو یا پانسو روپیہ ماہوار ہے - دعوم دھام کی ہے تیاری جلسہ ہوگا بھاری - جمع ہوئی تھیں بہت سی امیرن رعیہ دیا تھا کتنا کھن - رائے صاحب بابو لال نے بنائی ہے انجنیری کی شان دکھائی ہے - لیڈی منٹو کا مبارک ہاتھ ہے - بیماروں کے لئے راہ نجات ہے -

۶ - کسی کی گانٹھ سے جائے کسی کا حوصلہ نکلے

اور آمد

ہندوستان کی ٹوٹی پھوٹی حالت پر جب کبھی با دولت تھر کی عینک لگا کر گہری نظر ڈالتے ہیں تو وہی سین نظر آتا ہے جیسے ایک رنگیلے چھبیلے جوڑے جامے سیدھے سادے نوجوان کو تماشبینی کی علت ہوئی جو کچھ روپیہ پیسہ دھن دولت بڑے بوڑھوں کا اندوختہ تھا - رفتہ رفتہ سب ایک تنگ سری بیسوا کی بھینٹ ہونے لگا ۔

حوملی بیچی اس شوخ کی پشواز کی خاطر
محبت اسکو کہتے ہیں محبت ایسی ہوتی ہے
اسکی گھر بیسی نے جنت سمجھا مانا یا ۔
ہاتھ جوڑے منتیں کیں پاؤں پر سر رکھ دیا

لیکن یہ حضرت چار کونوں کی مٹھی والی کی روکھی پھیکی باتوں کو کب مانتے تھے پہلے ہی بارہ مصالحہ کی چاٹ نے جیتے جی بنا رکھا تھا ۔

حور جنت سے اتر آئے تو پروا کس کو
ہم جس انداز کے مارے ہیں وہ انداز نہیں

آخر بیچاری دکھیاری ہاتھ جھٹک مار کر بیٹھ رہی - بیرہ کی آگ بری ہوتی ہے - ارمان و حسرت جگر میں چٹکیاں لیتے ہی رہے ۔

درد فرقت کو بھی نہیں ایذا کوئی
دل میں بیٹھا ہوا ملتا ہے کلیجا کوئی

بیٹھے بیٹھے کہنے لگی کہ وہ شیطان کی خالہ آفت کا پرکالہ کوئی پرستان کے کی بھتنی نہیں کوئی خیابان جنت کی حور نہیں کوئی کوہ قاف کی پری نہیں ہے آخر کو تو انسان کی بچی ہے جو کچھ وہ کرتی ہوگی وہی میں بھی کرونگی چنانچہ ایک دن جھٹپٹے وقت رنڈی سنڈوی کی آرامگاہ میں جا دبکی کیا دیکھا کہ بیسوا نے غسل کیا پوشاک بدلی مسی کا جل سرمہ لگا پان کا لاکھا جما کبل کلنٹے سے لیس ہو کر بڑے ٹھسے سے بیٹھ گئی جونہی میاں نے قدم رکھا اُس کلمہاری نے ایرے غیرے نتھو خیرے کا نام لیکر پکارنا شروع کیا۔ کپڑے کلن کا کوٹ لائے۔ جمن کا پاجامہ لائے۔ نتھو کی دھوتی آئے چھجو کی لنگوٹی لائے۔ ماں جان کی انگوٹھی لائے۔ میرے لئے بلوری چوڑیاں لائے کہ نہیں جلدی بتاؤ۔ میاں کے پاس کیا تین تھان ڈوریئے کے رکھے تھے لگے بغلیں جھانکنے۔ بی شرارت نے اٹا ٹاٹ بانی تین چار رسید کیں ؎

اُنکے جوتے پڑے تڑاق پڑاخ
عشقبازی کا یہ مزا پایا

وہ نیک بخت بھی یہ غیرت انگیز سین دیکھکر سیدھی گھر آئی چادر چھت لگائی چاندنی بچھائی جھاڑ فانوس ہانڈی لیمپ۔ تصویر۔ گلدان۔ پاندان عطردان سے آراستہ کیا۔ تیل پھلیل۔ مانگ پٹی جا کر سہری بچھا کر سولہ سنگار سے آراستہ ہوئی اور چندے آفتاب چندے مہتاب بن کر بڑی انوٹھے سے بیٹھ گئی۔ میاں کو دیکھتے ہی آڑے ہاتھوں لیا کہو میرا بنارسی دوپٹہ کہاں ہے۔ میری پہونچی۔ نورتنے۔ ٹکے کھٹکے بالی پتے بنوائے کہ نہیں۔ اچھا سیدھی خبر ہے تو میری ساڑھی تو لادو۔ ورنہ تمہاری چٹ رہی نہیں رہوں گی۔ میاں بیچارے ہکا بکا ہو کے لگے آنا کانی کرنے بیوی نے اُتار جوتی وہی بیسوا والی آؤ بھگت کی۔ جب تو میاں کے کان کھڑے ہوئے اور ہاتھ جوڑ کر کہنے لگے۔ اے پیاری اگر تم پہلے ہی سے ایسا برتاؤ کرتیں تو یہ لاکھ کا گھر کا ہیکو خاک میں ملتا۔

ذرا کانوں کی ٹھیٹھیاں لگاؤ اگر سن بیجے ہمارا ہندوستان بھی لاتوں کا دیو ہے باتوں سے ماننے والا نہیں۔ اور ان حضرت کے بھی دو جورو میں ایک بدیسی دوسری سودیشی۔ اگر ترقی و تمدن کا بیڑا اُٹھایا ہے تو سودیشی کو اُسی نیک بخت بیوی کی طرح بیسوا یعنی بدیسی کے گھر روس امریکہ۔ جرمن۔ فرانس وغیرہ میں ضرور جانا پڑیگا۔ اور اُسی بیسوا کے سی

ناز نخرے یعنی بدیسی تعلیم بدیسی صنعت بدیسی حرفت بدیسی فلسفہ بدیسی سائنس بدیسی فیشن بدیسی دھول بدیسی دھپ یعنی ایجیٹیشن اختیار کرنی ہوگی۔ ورنہ میاں ہندوستان اُسی نوجوان کی طرح ناکوں ہی کرتے رہینگے۔ اور سودیشی جلاپے کی آگ میں اُسی نیک عصمت کی طرح جلتی رہیگی اور بدیسی بیسوا کی طرح برابر مال اُڑائے جائیگی سے ہاتھ لاآ جاؤ کیوں کیسی کہی ؎

اور آمد

لو بھئی مرد تو مرد انگلستان کی عورتیں بھی دھینگا دھینگی کرنے کے لئے زور لگا رہی ہیں کہ مردوں کے قدم بڑھنگے قانونوں کی جکڑ بند سے ہمارا ناطقہ ہمیشہ حلق کو پکڑا کرتا ہے۔ ہم اپنے لئے آپ دیکھ بھال کر چکے چلے پتلے قانون بھانت لینگے بڑا مزا ہو جو مردوں کی پارلیمنٹ دن میں ہو اور انکی رات میں یہاں کالی کالی زلفیں ہوں ہاتھ میں رومال الٹیں چلتی رہوں بات بات میں

رات کو دست درازی کا ارادہ جو کیا
ان وہ تنگ ہو کے وہ کہنے لگے ہٹ نز میشر

اور آمد

لیجئے کانگریس ہیں اور تو جو کچھ ہوگا سو ہوگا۔ یہ پیارا ولایتی ایڈیٹر بھی مسیر رلنے کی طرح تھر پانے جائیں گے تاکہ انگلو انڈین اخبارات کی بڑ دھول جو مفلس ہندوستانیوں کے چھپر پر دھری رہ جائے۔ اور قحط و با طاعون بے زری بھک مری خلقت کا غل غپاڑا اپنے کانوں سے سنکر ولایتیوں کے دماغی گرموفون میں جوں کا توں الاپ دیا جائے۔ بات تو ٹھیک باون تولے پاؤ رتی کی تھی لیکن آتے آتے بی رستہ کاٹ گئی شیشیڈون فرماوت ہیں کہ ہاؤس آف لارڈ کے خلاف ایک بھونچالی ایجیٹیشن ہونیوالا ہے اس وجہ سے کہ مسودہ تعلیم کا ڈھانچا بگاڑ دیا ہے۔ آئندہ امیر غریب ایک تعلیل کے چٹے بٹے ہو کر رہینگے۔ کیونکہ سرنگ موقعہ میں کون بچھوکلوں

دیکھنا رشک اُس کی محفل میں
ایک کو ایک کھائے جاتا ہے

اور آمد

امیر صاحب کابل تو آئینگے جب آئینگے کابل کابل دیکھئے کہ بیدو دوش پٹھانوں کے ابھی سے ٹھنے جھگڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ کلکتہ کے انگلشمین ہٹو گرٹے لوگوں کے زخموں پر اس طرح نمک چھڑکتا ہے کہ پرسن ووڈ کو افغانیوں نے باوا آدم کی جاگیر سمجھکر ہتھیار کھا تھا کیونکہ زبردست کے

ہیں بس ہے۔ کلکتہ والے جیسے اُن کی آبادی دیہاتی ہے آئیں تماشہ کر جایا کرتی تھی ایک جو کچھ دن گھستے آئے تو کالی بھیڑوں کے پیچھے کو چھیڑ دیا پولیس حالانکہ لاٹھی ہے گے سے پہلی ہی لیکن یہ کوئی سُدرشنی کانفرنس کا جلسہ تو تھا ہی نہیں جو اُن کی گیدڑ بھبکیوں سے ہٹ ہٹ ہو جاتا۔ وہ بھی ہاتھ پیروں سے بنے تھے۔ ہم جیسے کشتی کو سنگے۔ لاٹھی بازی تھیٹر لیڈر اچنتے جب سے خوب گت بنائی گئی اور پھر اپنا سا منہ لیکر ایک دم بھگدڑ کی ہو گئے۔

اور آمد

یہ کچھ مسلمان ڈیپوٹیشن کا مطلب بھی سمجھے اور لارڈ لنلتھگو نے جو کچھ جواب دیا آپ جب کا نا باتی کر لی ہو گی۔ اسکا تو کسی کو پتہ ہی کیا جی ہاں ناک کو جائیے آگے سے پکڑو یا پیچھے سے ہاتھ آئیگی وہی شرشرانی ہوئی ناک۔ ناک سنک کرتے ہیں کہ ڈیپوٹیشن والوں نے مسلمانوں کے حقوق کی ناک رکھنے کو خوب ناک رگڑی لیکن میاں ہندوستان کی نکیلی دلہن کی پنجابی نک ہے جسکے دونوں کونوں میں بلاق ہے۔ اگر دوسرا اشنگا رہا تو نکٹی نہ معلوم ہوگی کیا مشکل ہے جبکہ گھر میں آگ لگ رہی ہے ہر ایک اپنی اپنی داڑھی کی بچار رہا ہے۔ پھر ہم ڈیپوٹیشن کو کیونکر بُرا کہہ سکتے ہیں۔ کانگریس والے بھی ایک مدت سے یہی چیخ پکار رہے تو یہ بجا رہے تھے ۔ ۔ ۔ کہ ہمیں یہ دو ہیں وہ دو تو ہم سمجھا کرتے تھے پاگل ہو گئے ہیں یہ جی اُلٹ گیا ہے۔ لیکن اب معلوم شد کہ ہندو مسلمانوں کی کشتی ایک ہی بھنور میں ہے جو ڈوبینگے تو دونوں ڈوبینگے اور تیرینگے تو دونوں تیرینگے۔ دیکھو ہندو نیشنل کانگریس کے بھیس میں مانگ رہے تھے وہی مسلمان ڈیپوٹیشن کے روپ میں ہاتھ پھیلا پھیلا کر مانگ [illegible]

اور آمد

آجکل جاپانی طالب علم سان فرانسسکو کے ڈبوں میں سسک سسک کر روٹی کبوتر کی طرح تڑپ رہے ہیں۔ کیونکہ امریکن طلبہ کا پڑھنے پر نہیں منتا۔ انقلاب سے کی طرح اگرچہ ہی جلتے ہیں۔ جاپان کی قومی عزت کا یہ جرہ بھڑ رہا ہے اگر مسٹر شکاف سکرٹری گورنمنٹ امریکہ اس کی بابت کو نہ پوچھتی اور دور ہی سے بانٹ کی تنی بلا کر صلح کی ٹھہرا دیتی کیونکہ اس وقت تو جاپانی دو چار طالب العلم ہی تعلیم سے محروم ہو کر کتے کی طرح بیٹھ گئے لیکن ایکدن وہ ہوتا امریکہ والوں کی کھوپڑی کی ٹکڑی جاپانیوں کے جالوں میں بے تیغ ہو کر پھڑ پھڑاتی۔ یہ سب جاپان کی جنگ پروازی کے نتیجے ہیں۔ کہ باوجود اپنی اور کی ادنی آزادیوں کے زمانے کی ہوا کے رخ کا رسے کاشتے ہیں۔ اور ہم غیر ملکوں کا دانہ پانی کھا پی کر بھی اپنی ہی چھتری پر آ براجتے ہیں ۔

حب وطن میں شیشل کیونکر اُتم کرو
اُڑ جاؤ دو رہ دو رہے گردان کی طرح

ایک ہمارا ہندوستان ہے کہ بد قسمتی کو لمبیا سے لمبے لمبے چھڑ مار پنجابیوں کے اُڑ ٹھیچو ہونے کی اُڑتی سی خبر سننے میں آ رہی ہے اور کوئی غٹرغوں بھی نہیں کرتا۔

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور آمد

اچھیا بچھیا دانہ کھاتی پانی پیتی وہ آئی وہ آئی۔ کون آئی کیا لاٹ صاحب کی سواری آئی یا چمن میں باد بہاری آئی یا طاعون کی بیماری آئی یا کالوں کے واسطے بیکاری آئی۔ نمک نمک تماشہ شوں شب بدوں کے تڑیبے کی گاڑی آئی۔ ہماری سمجھ میں تو یہ سمجھا تھا کہ شاید اس بے زر بخشی میں کے زمانے میں تتلی جان۔ موتی جان۔ زرین جان۔ نتی جان۔ چھوٹی جان موٹی جان۔ جاڑے کی کالی کالی راتوں کے سناٹے میں سرد مہری سے ٹھنڈا ٹھنڈا کر جان نصیب عاشقوں کے ارمانوں کو دھار دھار کر پانی کے ریلے میں بہا رہی ہیں ۔

سیٹی سی یہ جو بجتی ہے پنجاب میں ترے
کیا کوئی کل ہے جسم کے اندر لگی ہوئی

نہیں صاحب۔ کمیٹی کا حکم سرکاری ہے تڑیبے کی تیاری ہے۔ یورپین لاری جاری ہے خیمے والوں کو امرا جاری ہے۔ یکے بگھی والوں پر بھاری ہے۔ ما بدولت نے بھی گھونٹی غزل دے ماری ہے ۔

سب کی گرہ کھلوا گئیں پیسے ٹکے کھا گئیں۔ سیٹی بجاتی آ گئیں مٹھو بھی چلا گئیں
بی ریل خانم آ گئیں بی ریل خانم آ گئیں

یکے دھکے جھکے۔ اسباب بھاڑے دھو گئے ۔ قسمت کو بیلے رو رہے گاڑی کہاں کھو چکے
بی ریل خانم آ گئیں بی ریل خانم آ گئیں

بازار میں لائن گری ملفت تماشے کو کھڑی ۔ گوروں کی قسمت ہری کالوں کی آفت پڑی
بی ریل خانم آ گئیں بی ریل خانم آ گئیں

پھر جانے اسکا دیر تک آئی غضب شہر میں ۔ انجن جو آیا لہر میں پانی بلا یا نہر میں
بی ریل خانم آ گئیں بی ریل خانم آ گئیں

جارہ نہ دانہ کھا گئیں پھر بھی پیاسی ۔ ملنے کی سب کو آس پر زندگی بھی ٹھی باسی ہے
بی ریل خانم آ گئیں بی ریل خانم آ گئیں جھنڈی دکھائی [illegible]

جس جس دھواں نکلا کہیں پھر آ گئی بیبی یہیں ۔ سیٹی بجائی چل پڑیں جھنڈی دکھائی کر گئیں
بی ریل خانم آ گئیں بی ریل خانم آ گئیں

دلا میں جب بھاری ہوئی گیا گرم بازاری ہوئی ✤ تھکی ہیں طاری ہوئی کیفی کبھی یادی گئی
بی ریل فاطم آگئیں بی دیل فاطم آگئیں

بقلم کیفی دہلوی

مذاق

ایک صاحب یونیورسٹی کی ڈگری حاصل کئے ہوئے کسی اسکول کی انٹرنس کلاس میں ایک پوسٹ کارڈ پر (چونکہ اُنکے پاس دوات و قلم موجود نہ تھا) پتہ لکھنے آئے - وہاں ایک حضرت سے ملاقات جو ہوئی تو بات چیت میں پھنس گئے - اور لڑکے سے مخاطب ہو کر کہا - آپ اس کارڈ پر پتہ لکھ سکتے ہیں - ذرا انٹرنس کلاس دیکھئے اور آپکے سوال کو بھی ملاحظہ کیجئے - طالب علم نے جواب دیا - بے ادبی معاف - میں ابھی انٹرنس ہی میں ہوں ترقی اسے پاس کرونگا تو مجھے بھی پتہ لکھنا آجائیگا ✤

ایک حضرت بیمار تھے - بہتیرے احباب آپکو دیکھنے آئے - ایک صاحب ظریف طبع بھی کچھ دیر بعد وہاں جوتیاں چٹخاتے ہوئے تشریف لائے اور باتوں ہی باتوں میں کہنے لگے کہ بھئی جس بیمار کو اس قدر لوگ صرف دیکھنے آئیں تو اسکا بیمار رہنا بھی خوش قسمتی ہے ✤

ہمارے ایک رئیس سہسرام کے ہاں تقریب میں محفل ہوئی تھی - بنارس سے پچیس روپے روز والے بھانڈ و پندرہ روپیہ روز والی فرش بطور رنڈیاں آئی تھیں - محفل کی بناوٹ سجاوٹ سنکر ایک دہقان صاحب بھی دیکھنے کو رونق افروز ہوئے - یہاں گلاب پاشی انکی نظروں میں کچھ عجیب و غریب سے معلوم ہوئی - آپنے سمجھا کہ اس میں پانی سے اہل محفل پر چھڑکنا گویا اُنکی عزت افزائی کرنا ہے - اتفاقاً آنجناب کے یہاں ایام سرما میں تقریب پیش آئی - برادری کے لوگ جمع ہوئے آپنے خیال کیا کہ ان لوگوں کی بھی ویسی ہی عزت افزائی کی جائے - جیسی شہر والے کرتے ہیں - مگر گلاب پاش انہیں ملا کہاں - آخر ایک بڑا برتن [illegible] پانی منگوا اور تین یا مزدوروں کو دیکر کہا کہ محفل کے کل حضرات کی عزت افزائی کرے - چاروں نے چاروں طرف سے لوگوں پر پانی چھڑکنا شروع کیا - کچھ نہ پوچھئے - مارے سردی کے بہتیروں کی باچھیں کھل گئیں اور

گھمنڈ ہی تمہارا نقصان ہوگیا - دشمن دانا بہ از نادان دوست ✤

راقم حکیم سہسرامی

ذکر تھے میں جادو نہ لکھتے قلیتا
فقط ایک لکڑی سنگھا کے گئے ہیں

ارے خیر تو ہے - یہ لکڑی ہی آپ انہیں سمجھ سکتے - یہ لکڑی کسی پروفیسر کی خدادی لکڑی نہیں ہے کہ جلیا اسکی قدر کریں کسی عطائی یا سپین کی یہ لکڑی نہیں ہے جو طالب پر بلا قصور گھوم جائے - یہ لکڑی لکڑی ہے - اور ہیبت ادبی معاف اخبار نے اب سمجھا کہ یہ لکڑی حضور والا کو علاوہ یا اشتہار [illegible] مدرسہ کے شاہی لالہ سے عطا ہوئی ہے - دو پھر کیا ہے - حافظ صاحب بزرگوار کی قبر بناؤ اور جن حضرات کے تیر نگر کے کھا گئے انہیں خود اس لکڑی کی لذت سے اپنا شکار بنا لو - نیم حکیم خطرہ جان ہونا اچھا نہیں - صرف علاج الغربا پڑھکر دیہاتیوں کی گردن پر چھری نہ چلایئے - چندہ سلطان پور کا خیال چھوڑ دیجئے - بمبئی آجکل خود بدولت جہاں رہتے ہیں ایسی جگہ ہے کہ ہری گری اور یونانی ہمارا قدیم پیشہ ہے - آپ تو جانتے ہیں حضرات سلطان بھاگتی سے ایسے بھاگتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ - جہاں دیکھ کر یہ کام بہت مشکل ہے بس جھٹ پٹ پھٹیچر چھاڑ پر ہی حمیدیہ یا حکمت پر کمر بستہ ہوگئے - دو چار نسخے بینی سنائی یاد بنا کر مطب قائم کر دیا - سنکر شوق علم میں جلد ابھی نام پیدا ہو جائے - ایسے حضرات کی بھلا شہرات میں چلتی ہی نہیں - دیہات میں آپ ایک سنرجی مریض سے کیا فرماتے ہیں کہ جتنی گرمی لگے آگ میں جلا دیجئے اور پھر پھر ایسا - حضرت سنا آپنے انکی ذہانت کی تعریف کا نمونہ - میں نہیں بھی اس قسم کی واہیات سے بری نہیں کرتا - گر آپنے اس حرکت ناشایستہ کو چھوڑ دیا ہے - مگر یہ لکڑی سنگھانا ہی کون کم ہے - یہ روحانی حرکات میں ہے خیر کسی کی جان ہی نہیں لیتے تھے - اس سے تو ہم بہتیرے حسینوں کی مٹی برباد کر چھوڑینگے - یہ کر منتے بڑی بھاری کارروائی ہے - ہاں اگر ایسی خبر یاد کہو تو میں جانوں کہ تعریف ندا دے - ہم دو جی آپ خاطر جمع رکھیں ہم میں اس سے بھی ور گذرا - میں نے اسی الزام سے لکڑی کو میر صاحب سنگھا پھر دکھا سے ہم جیسی واہ آپ تو نہیں میر صاحب کے بھی پیر نکلے - [illegible] دیکھو ایسا سمجھ کہ پھر زبان پر نہ لانا - میں کچھ ہو گیا ہوں حضرت صاحب اتنے گئے کیوں ہیں - اگر آپنے یہ علاوہ لکڑی انہیں عطا کی تو یہ کمال کیسے حاصل ہوا [illegible]